حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے مروی چالیس احادیث و آثار کا عطر بیز مجموعہ
اربعین
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
مرتب
معراج علی مرکزی
ناشر
المختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں
تقسیم کار
جیلانی مشن ممبئی

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
سے مروی چالیس احادیث و آثار کا عطر بیز مجموعہ

اربعین
امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

مرتب:
معراج علی مرکزی

ناشر
المختار پبلی کیشنز
مالیگاؤں

بفیضِ روحانی شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین

حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی

سلسلۂ تحقیقات کتب اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، بزبان اردو: 206

- ......نام کتاب : **اربعین امام جعفر صادق** رضی اللہ عنہ
- ......مرتب : مولانا معراج علی رضوی مرکزی
- ......تحریک : ابوالبرکات بشارت علی صدیقی اشرفی، حیدرآباد۔
- ......باہتمام : ابوسنان محمد عتیق الرحمن رضوی، مالیگاؤں۔
- ......اشاعت اول : 1443ھ/2022ء (بموقع عرس امام جعفر صادق قدس سرہ)
- ......ناشر : **"المختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں"**
- ......صفحات : 48
- ......ہدیہ :

ملنے کے پتے

"المختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں"

رابطہ نمبر: 9096957863

- ☆......مرتب کتاب۔ 09768720277
- ☆......سُنّی پبلی کیشنز، دریا گنج، دہلی۔ 09867934085
- ☆......اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد۔ 09502314649
- ☆......مکتبہ نورالاسلام، شاہ علی بنڈہ، حیدرآباد۔ 09966387400
- ☆......مکتبہ فیضان اشرفی، جامع اشرف، کچھوچھہ شریف۔ 09451619386
- ☆......عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد۔ 09440068759
- ☆......مکتبہ سہروردیہ، گتی، اننت پور، آندھرا پردیش۔ 07013242112

عرضِ دل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمدِ خدائے تعالیٰ، بے شمار درود وسلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد مصطفی ﷺ، ان کے اہلِ بیت اور محبوب اَصحاب پر اور ائمہ شریعت وطریقت پر۔

علمائے اسلام نے اربعین یا چالیس احادیث پر کئی ہزار کتابیں مختلف انداز سے ترتیب دی ہیں اور انھیں اپنے لیے سعادت مندی اور اخروی نجات کا ذریعہ تصور کرتے ہوئے ہر زمانے میں ان کی جمع وترتیب کا اہتمام کیا ہے۔

اربعین نویسی کی تاریخ میں تلمیذ امام اعظم ابوحنیفہ (80-150ھ) امام عبداللہ بن مبارک (م:181ھ/ 797ء) کا نام اُن اولین محدثین میں لیا جاتا ہے، جنھوں نے اس فن میں پہلی کتاب تصنیف فرمائی، آپ کی جمع کردہ اربعین اب مفقود ہے۔

امام محمد بن اسلم طوسی (م:242ھ/856ء) ایک دوسرے محدث ہیں جن کی اربعین آج بھی دست یاب ہے، اور اس کے مختلف ایڈیشنز بھی شائع ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں۔

امام حسن بن سفیان النسوی (م:303ھ/915ء) کی جمع کی ہوئی اربعین بھی اولین مجموعات میں شمار کی جاتی ہے۔ یہ اربعین بھی دست یاب ہے اور ہمارے ادارے سے اس کا ترجمہ مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی مدظلہ کر رہے ہیں۔

امام ابوبکر بن حسین آجری (م:360ھ/ 971ء) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی ہے۔ اس اربعین کا ترجمہ ہمارے ادارے کی تحریک پر مولانا دانش مصباحی صاحب نے کیا ہے، جو بہت جلد شائع کیا جائے گا۔

صوفیاے کرام نے بھی اپنے مزاج کے مطابق اس شعبہ میں اہم تصانیف یادگار چھوڑی ہیں، امام ابوعبدالرحمن سلمی شافعی (325-412ھ) اُن اولین صوفیا میں سے ہیں، جنھوں نے تصوف پر اربعین جمع کی تھی، آپ کی جمع کردہ اربعین "کتاب الأربعین فی التصوف" کے نام سے مشہور و معروف ہے، اس کا سب سے پہلا اردو ترجمہ بنام "اربعین تصوف" 2014ء میں علامہ مولانا عبدالمالک مصباحی مدظلہ (جوفی الوقت دارین اکیڈمی، رانچی کے ڈائریکٹر ہیں) نے کیا تھا، جسے ہمارے ادارے نے 2015ء میں عرس محدث اعظم ہند کے موقع پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کی تھی، یہ کتاب ہمارے ادارے کی اولین اشاعتوں میں سے ایک ہے۔

امام ابوعبدالرحمن سلمی کے ہم زمانہ امام ابوسعد احمد بن محمد بن احمد بن عبداللہ مالینی ہروی (م: 412ھ/1022ء) نے بھی ترتیب اربعین کا اہتمام کیا ہے۔ آپ کی ترتیب کردہ اربعین "الأربعون الصوفیة" کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو بھی اس میدان کی اولین کتابوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس اربعین کا پہلا اردو ترجمہ ہمارے ادارے کے ریسرچ اسوسیٹ علامہ مولانا میزان الرحمٰن علائی اشرفی امجدی زید مجدہ نے کیا ہے، جو عن قریب منظر عام پر آنے والا ہے۔

صاحب رسالہ قشیریہ امام ابوالقاسم عبدالکریم قشیری شافعی (376-465ھ) نے بھی تصوف پر "اربعین" ترتیب دی ہے، جس کا نام "کتاب الأربعین فی تصحیح المعاملة" ہے، اس مبارک رسالے کا سب سے پہلا سلیس اردو ترجمہ ہماری تحریک پر فاضل اشرفیہ مفتی خالد کمال اشرفی مصباحی صاحب (ناظم اعلیٰ - دار العلوم اشرف العلوم، لکھی پور، اتر دیناج پور، مغربی بنگال) نے کیا ہے۔

اسی طرح صاحب "حلیة الأولیاء" امام ابونُعیم اصفہانی شافعی (م: 430ھ/ 1038ء) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی۔

عظیم حنبلی متکلم وصوفی امام عبداللہ انصاری ہروی (م: 481ھ/1089ء) نے توحید اور علم کلام کے موضوع پر ایک اہم اربعین یادگار چھوڑی ہے۔ اس کے بعد یہ سلسلہ کافی دراز ہوا اور اب تک ہزاروں اربعینات تیارہ چکی ہیں۔

ہمارے برصغیر میں بھی یہ سلسلہ نہایت اہتمام کے ساتھ جاری رہا۔خلیفۂ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی (539-632ھ)۔حضرت قاضی حمید الدین ناگوری، دہلوی (م:643ھ)۔جو قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی (568-634ھ) کے استاذ بھی تھے نے ایک اربعین ترتیب دی تھی، یہ سرزمین ہندوستان پر ترتیب دی جانے والی پہلی اربعین ہے اور مخطوطہ کی شکل میں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کی لائبریری میں موجود ہے، اللہ کرے کوئی صاحب تحقیق اس طرف توجہ کریں اور اس اہم اربعین کا تحقیقی ایڈیشن مع اردو ترجمہ جلد سے جلد منظر عام پر لے آئیں۔آمین!

سلسلۂ سہروردیہ کے عظیم ترین صوفیہ میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین حسین بخاری (707-785ھ) کا نام آتا ہے،آپ نے بھی تصوف وعرفان پر ایک اربعین ترتیب دی تھی، یہ اب مفقود ہے،بس کتابوں میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

سلسلۂ عالیہ کبرویہ کے عظیم شیخ، فاتح کشمیر حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی (714-786ھ) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی، جو چند سال پہلے طبع ہوئی ہے۔

امام المحدثین شاہ عبد الحق محدث دہلوی (958-1052ھ) نے بھی اس میدان میں عربی زبان میں "جمع الأحادیث الأربعین فی أبواب علوم الدین" ترتیب دی اور فارسی میں اس کا ترجمہ "الأحادیث الأربعین فی نصیحة الملوك و السلاطین" کے نام سے کیا ہے۔اسی زمانے میں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی (971-1034ھ) نے بھی ایک اربعین ترتیب دی تھی جو آپ کے مجموعۂ رسائل میں شامل ہے۔

پھر امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (1114-1176ھ) اور ان کے بعد امام اہل سنت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی (1272-1340ھ) نے بھی اس شعبہ میں طبع آزمائی فرمائی ہے۔ان اربعینات کے علاوہ بھی کئی اربعینات ہیں، جن کی تفصیل یہاں بیان کرنا مشکل ہے۔

صاحب کشف الظنون علامہ مصطفیٰ بن عبد اللہ معروف بکاتب چلپی (م:1067ھ) نے امام سیدنا عبد اللہ بن مبارک (م:181ھ) سے لے کر اپنے زمانے تک تقریباً 60/ اربعینات کا تذکرہ کیا ہے۔

پاکستانی محقق محمد عالم مختار حق صاحب نے اردو زبان میں اربعین نویسی پر ایک جامع اشاریہ بنام "اردو میں اربعینات" ترتیب دیا ہے اور اس میں 570/اربعینات کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔اس کتاب کا مقدمہ بھی پڑھنے کے لائق ہے۔

مصری محقق سہل العود نے ایک جامع اشاریہ "المعین علی معرفة کتب الأربعین من أحادیث سید المرسلین ﷺ" ترتیب دیا ہے۔جس میں انھوں نے تقریباً 529/اربعینات کا ذکر کیا ہے۔یہ بھی ایک لاجواب اشاریہ ہے۔

اس کے علاوہ بھی کچھ اور اشاریے ہیں، جن کا ذکر پھر کبھی کیا جائے گا۔

الحمدللہ رب العالمین! **اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن**، حیدرآباد دکن نے بھی اس حوالے سے کچھ کرنے کی سعی کی ہے، جدید عنوانات پر 40/ سے زائد اربعینات زیر ترتیب ہیں۔ساتھ ہی ساتھ اکابر محدثین کے قدیم وجدید اربعینات کا اردو میں ترجمہ کروا کر شائع کرنا بھی خدمت اربعینات میں شامل ہے۔

اسی مبارک سلسلے کے تحت میں نے بھی زمانے کی ضروریات کے مطابق چند عناوین کا انتخاب کر کے ان کا خاکہ تیار کیا اور اربعینات ترتیب دینے کا ارادہ کیا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق اور سرکار دو عالم ﷺ کی عنایت سے کسی حد تک اسے پائے تکمیل تک پہنچانے کی کوشش بھی کر رہا ہوں۔ان اربعینات میں سے ایک "**اربعین امام جعفر صادق** رضی اللہ عنہ" بھی ہے، جسے میری دعوت پر مولانا معراج علی رضوی مرکزی صاحب نے ترتیب دیا ہے۔میں مولانا موصوف کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

"**اربعین امام جعفر صادق** رضی اللہ عنہ"، اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن کے سلسلۂ تحقیقات کے تحت 206ویں کتاب ہے۔یہ بات یہاں ذکر کرنا مناسب ہے کہ یہ مولانا معراج کی پہلی اربعین ہے جو فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام تیار ہوئی ہے۔

عزیز دوست عالی جناب ابو سنان محمد عتیق الرحمن رضوی صاحب نے کچھ دن قبل اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ "**اربعین امام جعفر صادق** رضی اللہ عنہ" شائع کرنا چاہتے ہیں۔ان کی اس مخلصانہ گزارش پر ہم نے رسالہ ان کے سپرد کر دیا اور اب یہ ان کے ادارے "**المختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں**" سے شائع کیا جا رہا ہے۔میں صمیم قلب سے ان کا بھی شکریہ ادا

کرنا چاہتا ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کے وسیلۂ جلیلہ سے اس خدمت کو قبول فرمائے، ہر کام کو پائے تکمیل تک پہنچائے، ناشرین وارا کین "اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن" اور "المختار پبلی کیشنز، مالیگاؤں" کو مزید دینی وعلمی خدمات کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لیے اس کتاب کو نفع وفیض بخش بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

ابوالبرکات

محمد بشارت علی صدیقی اشرفی

جدہ شریف، حجاز مقدس

❁❁❁

عرض مرتب

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چالیس احادیث کی ترویج واشاعت کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من حفظ علی أمتی أربعین حديثاً من أمر دينها بعثه الله فقيهاً وكنت له يوم القيامة شافعاً وشهيداً۔[۱]

ترجمہ:

جو میری امت تک دینی امور پر مشتمل چالیس احادیث پہنچائے اللہ عزوجل اسے فقیہ بنا کر اٹھائے گا، اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کی گواہی دوں گا۔

اس حدیث کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان اشرفی نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اس حدیث کے بہت پہلو ہیں، چالیس حدیث یاد کر کے مسلمانوں کو سنانا، چھاپ کر ان میں تقسیم کرنا، ترجمہ یا شرح کر کے لوگوں کو سمجھانا، راویوں سے سن کر کتابی شکل میں جمع کرنا سبھی اس میں داخل ہیں۔ یعنی جو کسی طرح دینی مسائل کی چالیس حدیثیں میری امت تک پہونچادے تو قیامت میں اس کا حشر علمائے دین کے زمرے میں ہوگا، اور میں اس کی خصوصی شفاعت اور اس کے ایمان اور تقوی کی خصوصی گواہی دوں گا۔''[۲]

---

[۱] شعب الایمان للبیهقی، باب فی طلب العلم، ۲/۲۷۰، رقم: ۱۷۲۶، دار الکتب العلمية، بیروت۔

[۲] مرأة المناجیح؛ مفتی احمد یار خان نعیمی، کتاب العلم: ۱/ ۲۰۳، نعیمی کتب خانہ، گجرات، پاک۔

راقم کی کئی دنوں سے یہ خواہش تھی کہ اس فضیلت کے حصول کے لیے چہل احادیث کا ایک مجموعہ تیار کیا جائے، چند دن قبل حریص تراث اسلاف حضرت مولانا بشارت علی صدیقی اشرفی صاحب مدظلہ العالی (بانی: اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن) نے حکم دیا کہ آپ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی چالیس احادیث وآثار کا ایک مجموعہ تیار فرمادیں۔ راقم کی ناقص معلومات کے مطابق اربعین امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ پر اب تک کوئی مجموعہ منصۂ شہود پر نہیں آیا، چنانچہ راقم نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مختلف کتابوں سے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی چالیس احادیث وآثار کو جمع کیا اور احادیث کی تخریج بھی کر دی تاکہ قاری بوقت ضرورت اصل ماخذ کی طرف مراجعت کر سکے۔

میں سراپا مشکور ہوں حضرت مولانا بشارت علی صدیقی اشرفی صاحب قبلہ کا کہ آپ نے کتاب کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔ اللہ آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔ نیز مولانا ضمیر احمد خان سبحانی صاحب کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے کمپوزنگ کے فرائض سرانجام دیے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ رسالے میں کوئی خوبی نظر آئے تو اسے فضل الٰہی سمجھیں اور بتقاضائے بشریت کوئی خامی نظر آئے تو اسے راقم کی قصور نظر پر محمول کریں اور از راہ اصلاح آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولائے کریم اس مختصر کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور نجات اخروی کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین!

طالب دعا:

معراج علی مرکزی

مختصر حالات

امام جعفر بن محمد صادق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام ونسب وولادت باسعادت:

آپ کا نام ''جعفر'' کنیت ''ابوعبداللہ'' اور لقب ''صادق'' ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ۸۰ھ میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ والد کی جانب سے حسینی سید ہیں اور والدہ کی جانب سے ''صدیقی'' ہیں۔

والد کی جانب سے سلسلۂ نسب اس طرح ہے:

جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ھاشم۔[۱]

والدہ کی جانب سے سلسلۂ نسب اس طرح ہے:

جعفر بن ام فروۃ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق۔[۲]

لقب صادق کی وجہ:

علامہ ابن خلکان فرماتے ہیں:

لقب بالصادق لصدقه فی مقالته۔[۳]

''سچ گوئی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو صادق کے لقب سے جانا جاتا ہے۔''

---

[۱]۔سیر أعلام النبلاء، الطبقة الخامسة من التابعين، جعفر بن محمد، ۶/۲۵۵، مؤسسة الرسالة، بيروت۔

[۲]۔اللباب فی تهذیب الأنساب لابن أثیر الجزری، حرف الصاد، ج۲، ص۲۲۹، دار صادر، بیروت۔

[۳]۔وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان لابن خلکان، جعفر الصادق، ج۱، ص۳۲۷، دار صادر، بیروت۔

شرف تابعیت:

امام شمس الدین ذہبی فرماتے ہیں:

''آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک وسہل بن سعد رضی اللہ عنہما کی زیارت کی ہے۔''[1]

اساتذۂ کرام:

امام ذہبی فرماتے ہیں:

حدث عن جده القاسم وعن أبيه أبي جعفر الباقر وعبيد الله بن أبي رافع وعروة بن الزبير وعطاء ونافع۔[2]

ترجمہ:

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے نانا قاسم، والد ماجد حضرت امام باقر، حضرت عبید اللہ بن ابی رافع، حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عطاء اور حضرت نافع رضی اللہ عنہم سے حدیث روایت کی ہے۔

تلامذہ:

بڑے بڑے محدثین وفقہا آپ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہوئے۔

علامہ ابن اثیر جزری فرماتے ہیں:

روى عنه إبنه موسى إبن جعفر ويحيى بن سعيد الأنصاري وشعبة ومالك والثوري وإبن عيينة ومحمد إبن إسحاق وغيرهم۔[3]

ترجمہ:

آپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والوں میں آپ رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت موسیٰ کاظم، یحیی بن سعید انصاری، امام شعبہ، امام مالک، حضرت سفیان ثوری، حضرت سفیان بن عیینہ اور محمد بن اسحاق وغیرہ ہیں۔

1۔ سير أعلام النبلاء، الطبقة الخامسة من التابعين، جعفر بن محمد، ٦/٢٥٥، مؤسسة الرسالة، بيروت۔

2۔ تذكرة الحفاظ للذهبي، الطبقة الخامسة، جعفر بن محمد بن علي، ج١، ص١٦٦، دائرة المعارف العثمانية، حيدرآباد، دكن۔

3۔ اللباب في تهذيب الأنساب لابن أثير الجزري، حرف الصاد، ج:٢، ص٢٢٩، دار صادر، بيروت۔

رسول کریم ﷺ اور حدیث پاک کا ادب:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ولقد كنت أرى جعفر بن محمد، وكان كثير الدعابة والتبسم، فإذا ذكر عنده النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصفر، وما رأيته يحدث عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إلا على طهارة-[۱]

ترجمہ:

بے شک میں نے امام جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔آپ رضی اللہ عنہ انتہائی خوش مزاج اور ظریف الطبع تھے لیکن جب بھی آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر جمیل کیا جاتا تو (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت و تعظیم کے سبب) آپ رضی اللہ عنہ کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا، اور میں نے کبھی آپ رضی اللہ عنہ کو بے وضو حدیث بیان کرتے نہیں دیکھا۔

آپ رضی اللہ عنہ کا علم:

صالح بن ابوالاسود کہتے ہیں:

سمعت جعفر بن محمد يقول:

سلوني قبل أن تفقدوني فإنه لا يحدثكم أحد بعدي بمثل حديثي-[۲]

ترجمہ:

میں نے امام جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

مجھ سے سوال کر لو اس سے قبل کہ تم مجھے نہ پاؤ، کیونکہ میرے بعد کوئی شخص میری طرح حدیث بیان نہیں کرے گا۔

آپ رضی اللہ عنہ کا معمول:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لقد اختلفت إليه زماناً فما كنت أراه إلا على ثلاث خصال، إما

---

[۱]-الشفا بتعريف حقوق المصطفى، القسم الثاني فيما يجب على الأنام الخ، الباب الثالث في تعظيم أمره، فصل واعلم أن حرمة النبي ﷺ الخ، ج:۲، ص:۴۲، دار الكتب العلمية، بيروت.

[۲]-تهذيب الكمال في أسماء الرجال، رقم:۹۵۰، جعفر بن محمد بن علي، ۵/۷۹، مؤسسة الرسالة، بيروت.

مصلياً وإما صامتاً وإما يقرأ القرآن ولا يتكلم فيما لا يعنيه۔[۱]

ترجمہ:

میں نے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک طویل زمانہ گزارا ہے۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ میں تین خصلتیں ملاحظہ کیں، یا تو آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے یا خاموش رہتے یا تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہتے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ فضول بات تو کرتے ہی نہ تھے۔

آپ رضی اللہ عنہ اور محبت شیخین:

عمرو بن قیس ملائی کہتے ہیں:

سمعت جعفر بن محمد يقول: برئ الله ممن تبرأ من أبي بكر و عمر۔[۲]

ترجمہ:

میں نے حضرت امام جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما پر تبرا کرے (برا کہے) اللہ عزوجل اس سے بیزار ہے۔

حنان بن سدیر کہتے ہیں:

سمعت جعفر بن محمد وسئل عن أبي بكر و عمر، فقال: إنك تسألني عن رجلين قد أكلا من ثمار الجنة۔[۳]

ترجمہ:

میں نے امام جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر صدیق وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا گیا:

بے شک تم ایسے دو اشخاص کے بارے میں پوچھتے ہو جو جنتی پھل کھا رہے ہیں۔

---

[۱]۔الشفا بتعريف حقوق المصطفى، القسم الثاني فيما يجب على الأنام الخ، الباب الثالث في تعظيم أمره، فصل واعلم أن حرمة النبي ﷺ الخ، ج۲، ص۳۲، دار الكتب العلمية، بيروت۔

[۲]۔سير أعلام النبلاء، الطبقة الخامسة من التابعين، جعفر بن محمد، ۲۶۰/۶، مؤسسة الرسالة، بيروت۔

[۳]۔تهذيب الكمال في أسماء الرجال المزي، رقم: ۹۵۰، جعفر بن محمد بن علي، ج۵، ص۸۲،۸۳، ط: الرسالة۔

آپ رضی اللہ عنہ اہل علم کی نظر میں:

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما رأیت أفقه من جعفر بن محمد۔[۱]

ترجمہ:

میں نے امام جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

امام ابو حاتم فرماتے ہیں:

ثقة لا یسأل عن مثله۔[۲]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی شخصیت اتنی ثقہ اور معتمد ہے کہ کسی سے ان کے بارے میں سوال کرنے کی حاجت نہیں۔

امام ابو نعیم اصفہانی فرماتے ہیں:

ومنهم الإمام الناطق ذوالزمام السابق أبو عبدالله جعفر بن محمد الصادق ،أقبل علی العبادة والخضوع وآثر العزلة والخشوع ونهی عن الرئاسة والجموع۔[۳]

ترجمہ:

ان بزرگوں میں ایک امام ناطق جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے عبادت و عاجزی کی طرف متوجہ ہو کر تنہائی وخشوع کو ترجیح دی، اور سرداری و مملکت حاصل کرنے سے مکمل طور پر چشم پوشی کی۔

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

صدوق فقیه إمام۔[۴]

---

[۱]۔تذکرة الحفاظ ،الطبقة الخامسة ،جعفر بن محمد بن علی، ۱/۱۶۶، دائرة المعارف العثمانیة، حیدرآباد، دکن۔

[۲]۔تهذیب التهذیب ،باب الجیم ،جعفر بن محمد بن علی، ۲/ ۱۰۲، ۱۰۳، دار الکتاب الاسلامی، القاهرة۔

[۳]۔حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء ،جعفر بن محمد الصادق، ج: ۳/۱۹۲، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

[۴]۔تقریب التهذیب لابن حجر العسقلانی ،حرف الجیم ،رقم: ۹۵۸، دار العاصمة، الریاض۔

ترجمہ:

آپ رضی اللہ عنہ بہت سچے، فقیہ اور امام ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے فرامین:

(۱) لاتصحب خمسة: الكذاب فإنك منه على غرور ،وهو مثل السراب يقرب منك البعيد ويبعد منك القريب،والأحمق فإنك لست منه على شيء يريد أن ينفعك فيضرك ،والبخيل فإنه يقطع بك أحوج ماتكون إليه،والجبان فإنه يسلمك ويفر عند الشدة،والفاسق فإنه يبيعك بأكلة أو أقل منها-[۱]

ترجمہ: پانچ لوگوں کی صحبت اختیار نہ کرو:

[۱] جھوٹا، کیونکہ تم اس سے دھوکہ کھاؤ گے، یہ سراب (وہ ریت جو دھوپ کی شدت کے باعث پانی معلوم ہو) کی طرح ہے کہ دور والے کو تمہارے قریب اور قریب والے کو تم سے دور کردے گا۔

[۲] بے وقوف، کیونکہ اس سے تمہیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا ،وہ تمہیں نفع پہنچانے کا بھی ارادہ کرے تو نقصان ہی پہنچائے گا۔

[۳] بخیل، کیونکہ جب تمہیں اس کی حاجت ہوگی وہ تم سے تعلق ختم کردے گا۔

[۴] بزدل، کیونکہ یہ مشکل وقت میں تمہیں چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔

[۵] فاسق، کیونکہ وہ تمہیں ایک لقمے یا اس سے بھی کم قیمت میں بیچ دے گا۔

(۲) إذا جاءك ماتحب فأكثر من الحمدلله ،وإذا جاءك ماتكره فأكثر من لاحول ولاقوة إلا بالله ،وإذا استبطأت الرزق فأكثر من الإستغفار-[۲]

ترجمہ:

اگر تمہیں کوئی پسندیدہ چیز حاصل ہو تو جتنا ہو سکے اللہ عزوجل کی حمد و ثنا بیان کرو، اگر

---

[۱] احیاء علوم الدین للغزالی. کتاب آداب الألفة والأخوة الخ،ص:٦٢٧،دار ابن حزم ،بیروت۔

[۲] حلية الأولياء وطبقات الأصفياء،جعفر بن محمد الصادق،٣/١٩٦،دار الكتب العلمية ،بيروت۔

کوئی ناپسندیدہ بات پہنچے تو "لاحول ولاقوۃ إلا باللہ" کی کثرت کرو اور اگر رزق میں تاخیر محسوس ہو تو کثرت سے استغفار کرو۔

(۳) لازاد أفضل من التقوی، ولا شيئ أحسن من الصمت، ولا عدو أضر من الجهل، ولا داء أدوی من الكذب۔[1]

ترجمہ:
تقوی سے افضل کوئی زادِ راہ نہیں، خاموشی سے بہتر کوئی چیز نہیں، جہالت سے بڑھ کر نقصان دہ کوئی دشمن نہیں اور جھوٹ سے بڑی کوئی بیماری نہیں۔

وصال ومدفن:

آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۴۸ھ میں ۶۸ سال کی عمر میں ہوا اور جنت البقیع میں اپنے دادا امام زین العابدین اور والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں مدفون ہوئے۔[2]

❁❁❁

---

[1]۔ مرجع سابق۔

[2]۔ کتاب الثقات لابن حبان، باب الجيم، جعفر بن محمد بن علي، ج: ۶، ص: ۱۳۱، دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد، دكن/ وفيات الأعيان وأنباء أبناء الزمان لابن خلكان، جعفر الصادق، ج ۱، ص ۳۲۷، دار صادر، بيروت۔

بابرکت سند

حَدثنِي أبي مُوسَى الكاظم عَن أَبِيه جَعْفَر الصَّادِق عَن أَبِيه مُحَمَّد الباقر عَن أَبِيه زين العابدين عَن أَبِيه الْحُسَيْن عَن أَبِيه عَلِيّ بن أبي طَالب رَضِي الله عَنْهُم قَالَ حَدثنِي حَبِيبِي وقرة عَيْنِي رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ:

حَدثنِي جِبْرِيل قَالَ سَمِعت رب الْعِزَّة يَقُول:

لَا إِلَه إِلَّا الله حصني فَمن قَالَهَا دخل حصني وَمن دخل حصني أَمن من عَذَابي.

ترجمہ:

امام علی رضا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، مجھے بیان کیا میرے والد موسی کاظم رضی اللہ عنہ نے، ان کو بیان کیا ان کے والد جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے، ان کو بیان کیا ان کے والد محمد باقر رضی اللہ عنہ نے، ان کو بیان کیا ان کے والد زین العابدین رضی اللہ عنہ نے، ان کو بیان کیا ان کے والد امام حسین رضی اللہ عنہ نے، ان کو بیان کیا ان کے والد محترم مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ نے، وہ کہتے ہیں:

مجھے میرے محبوب میری آنکھوں کی ٹھنڈک - اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا:

وہ فرماتے ہیں مجھے جبریل نے بتایا:

وہ کہتے ہیں:

میں نے رب العزت سے سنا کہ:

لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے، تو جس نے یہ کلمہ پڑھا وہ میرے قلعے میں داخل ہوگیا اور جو میرے قلعے میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے بچ جاتا ہے۔

یہ سند بیان کرنے کے بعد امام احمد بن حنبل کہتے ہیں:

صرف یہ سند پڑھ کر کسی مجنون پر پھونک ماردی جائے تو اسکا جنون و پاگل پن ٹھیک ہو جائے گا[1]

یہ سند مبارک کتب احادیث میں سب سے مضبوط صحیح اور بابرکت سند ہے۔

---

[1] - فتاوی رضویه، الصواعق، ابن ماجه، تاریخ اصبهان، طبقات کبری شافعیه.

اربعین امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

حدیث-[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانوں کی جانوں کے مالک ہیں

حدثنا محمد بن كثير أخبرنا سفيان عن **جعفر** عن أبيه عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال: كان رسول الله ﷺ يقول:

أنا أولى بالمؤمنين من أنفسهم، من ترك مالاً فلأهله ومن ترك ديناً أو ضياعاً فإليّ وعليّ.[1]

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''میں مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہوں۔ جس شخص نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے، اور جس نے قرض یا اہل وعیال کو چھوڑا وہ میرے ذمہ ہیں۔''

حدیث-[2]

علم خزانہ ہے اور اس کی چابی سوال کرنا ہے

حدثنا يوسف بن ابراهيم بن موسى السهمي الجرجاني ثنا علي بن محمد القزويني ثنا داود بن سليمان القزاز ثنا علي بن موسى الرضا حدثني أبي عن أبيه **جعفر** عن أبيه محمد بن علي عن أبيه الحسين بن علي عن أبيه علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:

---

[1] سنن أبي داود، كتاب الخراج والفيئ والامارة، ج ۳، ص ۵۷۳، رقم ۲۹۵۶، دار الرسالة العالمية.

العلم خزائن ومفتاحها السوال فاسئلوا يرحمكم الله فانه يؤجر فيه أربعة: "السائل، والمعلم، والمستمع، والمحب لهم" [1]

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، امام باقر رضی اللہ عنہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے، وہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"علم خزانہ ہے اور اس کی چابی سوال کرنا ہے۔ اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے! تم سوال کیا کرو کیونکہ اس میں چار لوگوں کو اجر دیا جائے گا:

(۱) سوال کرنے والے کو۔ (۲) عالم کو۔

(۳) غور سے سننے والے کو۔ (۴) ان سے محبت کرنے والے کو۔"

حدیث-[3]

اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا ضروری ھے

حدثنا أبو الخطاب زياد بن يحيى البصري قال: حدثنا عبد الله بن ميمون عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم:

لا يؤمن عبد حتى يؤمن بالقدر خيره وشره، حتى يعلم أن ما أصابه لم يكن ليخطئه وأن ما أخطأه لم يكن ليصيبه۔ [2]

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، امام باقر رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] - حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، محمد بن علي الباقر، ۱۹۲/۳، دار الكتب العلمية، بيروت۔

[2] - جامع الترمذي، كتاب القدر، ج۴، ص ۲۲، رقم ۲۱۴۴، دار الغرب الاسلامي، بيروت۔

''جب تک بندہ تقدیر کے خیر وشر پر ایمان نہ لائے، مومن نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ وہ یہ جان لے (یقین کر لے) کہ جو مصیبت اس پر آئی ہے وہ ٹلنے والی نہ تھی، اور جو مصیبت اس سے ٹل گئی ہے وہ اسے پہنچنے والی نہ تھی۔''

حدیث-[4]

حضرت فاطمة الزهراء رضی الله عنها

نبی کریم صلی الله علیه وسلم کے جگر کا ٹکڑا هیں

حدثنا محمد بن أحمد بن إبراهيم حدثنا محمد بن أيوب السختياني ثنا إسحاق القروی ثنا عبدالله بن جعفر المخرمی عن **جعفر** بن محمد عن عبيدالله بن أبي رافع عن المسور بن مخرمة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: إنما فاطمة بضعة منی يقبضنی ما يقبضها ويبسطنی ما يبسطها .[1]

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت عبیداللہ بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جو چیز اسے ناپسند ہے وہ مجھے بھی ناپسند ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے۔''

حدیث-[5]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے چلے گی

حدثنا محمد بن عثمان بن أبي شيبة ثنا عبادة بن زياد الاسدی ثنا يحيى بن العلاء الرازی عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جابر رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:

[1]- حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، جعفر بن محمد الصادق، ۲۰۶/۳، دار الكتب العلمية، بيروت۔

إن الله عزوجل جعل ذرية كل نبی فی صلبه وإن الله تعالی جعل ذریتی فی صلب علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ ۔[۱]

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، امام باقر رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تبارک وتعالی نے ہر نبی کی ذریت (نسل) اس کی صلب (پشت) سے جاری فرمائی اور میری ذریت (نسل) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی صلب (پشت) سے چلے گی۔''

حدیث-[6]

پنجتن پاک کی محبت

حدثنا نضر بن علی الجهضمی قال: حدثنا علی بن جعفر بن محمد بن علی قال: أخبرنی أخی موسی بن جعفر بن محمد عن أبيه **جعفر** بن محمد عن أبيه محمد بن علی عن أبيه علی بن الحسين عن أبيه عن جده علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ أخذ بيد حسن وحسين فقال:

من أحبنی وأحب هذين وأباهما وأمهما كان معی فی درجتی يوم القيامة۔[۲]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے، وہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے، وہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے، امام عالی مقام اپنے والد بزرگوار مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن وحسین کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا:

۱۔ المعجم الكبير للطبرانی، ج۳، ص۴۵، رقم ۲۶۳۰، مكتبة ابن تيمية، القاهرة۔

۲۔ جامع الترمذی، كتاب المناقب، باب ۷۸، ج۶، ص۹۲، رقم ۳۷۳۳، دار الغرب الاسلامی، بيروت۔

”جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے اور ان کے والدین سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے درجہ میں میرے ساتھ ہوگا۔“

حدیث-[7]

حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما جنتی بزرگوں کے سردار ہیں

حدثنا مقدام ثنا عمی سعید بن عیسی نا سفیان بن عیینة عن **جعفر** بن محمد عن أبیه عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ:

أبوبکر وعمر سیدا کھول أھل الجنة من الأولین والآخرین، و لا تخبرھما یا علی۔[۱]

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں، امام باقر رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”ابوبکر وعمر اولین وآخرین جنتی بزرگوں کے سردار ہیں، اے علی! انہیں نہ بتانا۔“

حدیث-[8]

صحابہ کے گستاخ کو کوڑے لگائے جائیں

حدثنا عبید اللہ بن محمد العمری القاضی قال: نا إسماعیل بن أبی أویس قال: حدثنی موسی بن جعفر بن محمد عن أبیه **جعفر** عن أبیه عن جدہ عن حسین بن علی عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ:

من شتم الأنبیاء قتل ومن شتم أصحابی جلد۔[۲]

---

[۱]-المعجم الأوسط للطبرانی، ج۸، ص۳۳۰، رقم ۸۸۰۸، دار الحرمین، القاھرة۔

[۲]-المعجم الأوسط للطبرانی، ج۵، ص۳۵، رقم ۴۶۰۲، دار الحرمین، القاھرة۔

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے، وہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے، وہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے، امام عالی مقام اپنے والد بزرگوار مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص انبیا کی گستاخی کرے اسے قتل کیا جائے اور جو میرے صحابہ کے خلاف زبان درازی کرے اسے کوڑے لگائے جائیں۔''

حدیث-[9]

ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرو

حدثنا عبداللہ بن محمد بن یاسین ثنا إبراهیم بن محمد التیمی ثنا محمد بن جهضم عن سعید بن مسلمة عن **جعفر** بن محمد عن أبیه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ:

اصنع المعروف إلى من هو أهله ومن ليس هو من أهله، فإن كان أهله كنت قد أصبت أهله، وإن لم يكن أهله كنت أنت أهله۔[1]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے، وہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ [2] سے، (وہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے امام عالی مقام اپنے والد بزرگوار مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے [3]، روایت کرتے ہیں) کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تم بھلائی کرو ہر اس شخص کے ساتھ جو بھلائی کا اہل ہو، اور اس شخص کے ساتھ بھی

---

[1]۔ کتاب الفوائد الشہیر بالغیلانیات لابی بکر الشافعی، ص۱۲۰، رقم ۸۷، دار ابن الجوزی، السعودیة۔

[2]۔ (عَنْ جَعْفَرٍ)، أَيِ الصَّادِقِ (عَنْ أَبِيهِ)، أَيْ مُحَمَّدٍ الْبَاقِرِ (عَنْ جَدِّهِ)، أَيْ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ- رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ -(الملا علی القاری، مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح، ۱۰/۳۰۳۰)

[3]۔ عن حسین بن علی عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ (سند حدیث: ۸)

جو بھلائی کا اہل نہیں، اگر تم نے بھلائی کو اس کے اہل کو پہنچا دیا تو وہ اس کا اہل تھا، اور اگر اس کے اہل کو نہ پہنچا سکے تو خود تم اس کے اہل تھے۔"

توضیح:

اس حدیث پاک میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر انسان کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم عطا فرمایا۔ یقیناً اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو معاشرے سے بیشتر برائیاں ختم ہو سکتی ہیں اور ایک صالح معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔

حدیث-[10]

اللہ عزوجل غیرت مند کو پسند فرماتا ھے

أخبرنا القاضي أبو القاسم، نا أبو علي، نا عبدالله، ذكر الحسين بن عبد الرحمن، نا ابن عائشة، عن إسماعيل بن عمر العجلي، نا مندل بن علي، عن **جعفر** بن محمد، عن أبيه، عن علي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال له:

يا علي! كن سخياً فإن الله تعالى يحب السخاء، وكن شجاعاً فإن الله تعالى يحب الشجاع، وكن غيوراً فإن الله يحب الغيور، وإن امرؤ سألك حاجة فاقضها، فإن لم يكن لها أهلاً فكن أنت لها أهلاً۔[1]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں (وہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے، وہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے، امام عالی مقام اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں) مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:

"اے علی! سخاوت کرنے والے بنو کیونکہ اللہ تعالی سخاوت کرنے والے کو پسند فرماتا ہے، اور بہادر بنو کیونکہ اللہ تعالی دلیر کو پسند فرماتا ہے، اور غیرت مند بنو کیونکہ اللہ تعالی غیرت مند شخص کو پسند فرماتا ہے، اور اگر کوئی شخص تم سے اپنی ضرورت کا سوال کرے تو اس کی

---

[1] - كتاب قضاء الحوائج لابن ابي الدنيا، ص ٣٣، رقم ٣٣، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت.

ضرورت پوری کردو، اگر وہ اس کا اہل نہ ہو تو تم تو اس کے اہل ہو۔"

حدیث-[11]

سخی اللہ کے قریب ہوتا ہے

أخبرنا علی بن أحمد بن عبدان أنا أحمد بن عبيد الصفار نا محمد بن عثمان بن أبي شيبة نا العلاء بن عمرو الحنفي نا سعيد بن مسلمة عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ:

السخي قريب من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من الله ،ولجاهل سخي أحب إلى الله من عابد بخيل .[۱]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"سخی آدمی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے، اور بخیل آدمی اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے، جاہل سخی اللہ عزوجل کے نزدیک بخیل عابد سے کہیں زیادہ محبوب ہے۔"

حدیث-[12]

جو کسی قوم کا عمل پسند کرے وہ اسی کی طرح ہے

أخبرنا تراب بن عمر ثنا عبد الله بن محمد المفسر ثنا أحمد بن علي بن سعيد ثنا عمرو بن الحسين ثنا محمد بن علاثه ثنا **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جده علی رضی اللہ عنہ[۲] أن رسول الله ﷺ قال:

---

[۱] ۔شعب الایمان للبیهقی، ج: ۷، ص: ۴۲۸، رقم: ۱۰۸۴۸، دار الکتب العلمیة۔

[۲] ۔حدیث نمبر ۹ کی سند دیکھیں: علی امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا اسم گرامی ہے۔

من أحب عمل قوم خيراً كان أو شراً كان كمن عمله۔[۱]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے (وہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے، امام عالی مقام اپنے والد بزرگوار مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص کسی قوم کے عمل کو پسند کرتا ہے خواہ وہ عمل اچھا ہو یا برا، تو وہ (شخص) اس عمل کرنے والے کی طرح ہے۔''

حدیث-[13]

مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کی فضیلت

أخبرنا القاضي أبو القاسم نا أبو علي نا عبد الله ذكر أبو بكر الشيباني، عبد الرحمن بن عفان نا شعيب بن حرب عن محمد بن مجيب عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جده رفعه قال:

ما من مؤمن أدخل على مؤمن سروراً إلا خلق الله من ذلك السرور ملكاً يعبد الله عزوجل ويمجده ويوحده، فاذا صار المؤمن في لحده أتاه ذلك السرور الذي أدخله عليه فيقول له: أما تعرفني؟ فيقول له: من أنت؟ فيقول: أنا السرور الذي أدخلتني على فلان، أنا اليوم أونس وحشتك، وألقنك حجتك، وأثبتك بالقول الثابت، وأشهد بك مشهد القيامة، وأشفع لك من ربك، وأريك منزلتك من الجنة۔[۲]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے وہ اپنے والد امام زین

۱۔ مسند الشهاب للقضاعي، ج:۱، ص:۲۵۹، رقم:۴۲۰، مؤسسة الرسالة، بيروت۔

۲۔ كتاب قضاء الحوائج لابن أبي الدنيا، ص:۸۵، رقم:۱۱۵، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت۔

العابدین رضی اللہ عنہ سے اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہ مرفوعا[۱][۲] روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو مسلمان کسی مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ عزوجل کی عبادت، توحید وتمجید میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آکر پوچھتا ہے کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ وہ کہتا ہے: تو کون ہے؟ تو وہ فرشتہ کہتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا۔ آج میں تیری وحشت میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا، سوالات کے جوابات میں تجھے ثابت قدم رکھوں گا، تجھے روز قیامت کے مناظر دکھاؤں گا، تیرے لیے تیرے رب کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔''

حدیث-[14]

تنگدست کو مہلت دینے کی فضیلت

حدثنا عبيد بن غنام ثنا أبوبكر بن أبي شيبة ثنا حاتم بن إسماعيل عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن أبي اليسر رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ: من أنظر معسراً أو وضع عنه أظله الله في عرشه۔[۳]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ تعالی قیامت کے دن اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔''

---

[۱]۔ مرفوع وہ حدیث ہے جس کی سند نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچے۔ (اصول حدیث مولانا نفیس، صفحہ ۲۴)

[۲]۔ وہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے امام عالی مقام اپنے والد بزرگوار مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ۔

[۳]۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ج۱۹، ص۱۶۶، رقم ۳۷۲، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاھرۃ۔

حدیث-[15]

ایک ہزار دن تک نیکیاں

حدثنا أحمد بن رشدين قال: نا هانى بن المتوكل قال: نا معاوية بن صالح عن جعفر بن محمد عن عكرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ:

من قال: جزى الله عنا محمداً بما هو أهله" أتعب سبعين كاتباً ألف صباح.[1]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اس درود پاک:

"جزى الله عنا محمداً بما هو أهله"

کو پڑھنے والے کے لیے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔"

حدیث-[16]

چار صفتیں جس میں ہوں وہ جنتی ہے

حدثنى أبوعبدالله محمد بن جعفر بن محمد بن عبيدالله الكوفى حدثنا الحسن بن محمد الصيرفى عن محمد بن زياد الصيرفى عن عبدالله بن يسار عن أبي عبدالله جعفر بن محمد بن على ابن الحسين بن على بن أبي طالب رضی اللہ عنہ قال: قال النبى ﷺ:

أربع من كن فيه بنى الله عزوجل له بيتاً فى الجنة: من آوى اليتيم، ورحم الضعيف، وأنفق على والديه، ورفق بمملوكه.[2]

ترجمہ:

1- المعجم الأوسط للطبرانى، ج۱، ص۸۲، رقم:۲۳۵، دار الحرمين، القاهرة.

2- المعجم لابن المقرى، ج۲، ص۷۷، رقم۱۵۹، مكتبة الرشد، الرياض۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"چار صفتیں جس شخص میں ہوں اللہ عزوجل اس کے لیے جنت میں گھر تعمیر فرمائے گا:

(۱) جو یتیم کی سرپرستی کرے۔
(۲) کمزور پر رحم کرے۔
(۳) اپنے والدین پر خرچ کرے۔
(۴) اپنے غلام (ماتحت) کے ساتھ نرمی کرے۔"

حدیث-[17]

فضول باتوں سے پرہیز

حدثنا أبو یعلی ثنا محمد ثنا عبدالله ثنا یوسف بن أسباط عن سفیان الثوری عن **جعفر** بن محمد عن أبیه عن علی بن الحسین رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله ﷺ:

إن من حسن إسلام المرء تركه مالا یعنیه۔[1]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"آدمی کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ لایعنی (فضول) باتوں کو چھوڑ دے۔"

حدیث-[18]

تین مشکل عمل

حدثنا أحمد بن محمد بن موسی ثنا عبدالله بن أحمد بن عامر الطائی ثنا أبی ثنا علی بن موسی الرضا عن أبیه عن **جعفر** بن محمد عن أبیه عن علی

---

[1] ۔ حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء، عبدالله بن خبیق، ج۱۰، ص۱۷۱، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

عن أبيه الحسين بن علی علیهم السلام عن علی رضی اللہ عنہ قال:

أشد الأعمال ثلاثة:

إعطاء الحق من نفسك، وذكر الله على كل حال، ومواساة الأخ فی المال۔[۱]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"تین عمل مشکل ہیں:

(۱) اپنی جان کا حق ادا کرنا۔

(۲) ہر حال میں اللہ عزوجل کا ذکر کرتے رہنا۔

(۳) اپنے حاجت مند مسلمان بھائی سے مالی تعاون کرنا۔"

حدیث-[19]

اهل کبائر کی شفاعت

حدثنا محمد بن بشار قال: حدثنا أبوداود الطيالسی عن محمد بن ثابت البنانی عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبدالله قال: قال رسول الله ﷺ:

شفاعتی لأهل الكبائر من أمتی، قال محمد بن علی: فقال لی جابر: يا محمد! من لم يكن من أهل الكبائر فماله وللشفاعة۔[۲]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

[۱]- حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، وصفه فی مجلس معاوية، ج۱،ص۸۵، دار الكتب العلمية۔

[۲]- جامع الترمذی، كتاب صفة القيامة والقائق والورع، رقم: ۲۴۳۶، دار الغرب الاسلامی، بيروت۔

''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ والوں کے لیے ہے۔

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا:

''اے محمد! جو اہل کبائر سے نہیں اسے شفاعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔''

توضیح:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت بہت قسم کی ہے جن میں سے ایک شفاعت گناہ کبیرہ والوں کے لیے ہے یہاں وہ ہی شفاعت مراد ہے یعنی معافی گناہ کی شفاعت۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس کا خاتمہ بالخیر ہوگیا وہ شفاعت کا حقدار ہوگیا اگرچہ کیسا ہی گنہ گار ہو۔ جس حدیث میں ہے کہ ہم زکوۃ نہ دینے والوں کی شفاعت نہ کریں گے وہاں منکرین زکوۃ مراد ہیں جو کافر و مرتد ہیں کہ فرض کا انکار کفر ہے۔ [۱]

حدیث-[20]

شب جمعہ میں درود پاک پڑھنے کی فضیلت

أخبرنا أبو عبدالله الحافظ ثنا علی بن الفضل السامری ببغداد ثنا أبو عبدالله جعفر بن محمد الحسینی العلوی ثنا علی بن محمد الفزاری ثنا عباد بن یعقوب عن رزین الحلقانی عن **جعفر** بن محمد قال: إذا کان یوم الخمیس عندالعصر أهبط الله ملائکة من السماء إلی الأرض معها صفائح من قصب بأیدیها أقلام من ذهب تکتب الصلاة علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی ذلك الیوم وفی تلك اللیلة إلی الغد إلی غروب الشمس۔ [۲]

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالی آسمان سے زمین پر فرشتے نازل فرماتا ہے، ان کے پاس چاندی کے ورق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جمعرات کی

[۱]۔ مرأة المناجیح شرح مشکاة المصابیح؛ مفتی احمد یار خان نعیمی، ج ۷، ص ۳۴۰، نعیمی کتب خانہ، گجرات۔

[۲]۔ شعب الایمان للبیهقی، باب فی الصلوات، رقم: ۳۰۳۷، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

عصر سے جمعہ کے دن غروب آفتاب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں۔"

حدیث-[21]

محتاجی سے حفاظت

حدثنا محمد بن داود بن سليمان المقرى الخطاب ثنا إبراهيم بن عبدالله المخرمي .ثنا الفضل بن غانم ثنا مالك بن أنس عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جده عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:

من قال لا إله إلا الله الملك الحق المبين في كل يوم مائة مرة كان له أماناً من الفقر ويؤمن من وحشة القبر واستجلب به الغنى واستقرع به باب الجنة۔[1]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ ان کے دادا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص روزانہ "لا إله إلا الله الملك الحق المبين" کا سو مرتبہ ورد کرے گا اللہ عزوجل اسے فقر سے پناہ دے گا، وہ وحشت قبر سے (مامون) محفوظ ہوگا، اسے بے نیازی عطا کردی جائے گی اور وہ جنت کے دروازے پر دستک دینے والا ہوگا۔"

حدیث-[22]

قبرستان میں سورئہ اخلاص پڑھنے کی فضیلت

حدثنا أحمد بن إبراهيم بن شاذان ثنا عبدالله بن عامر الطائي حدثني أبي ثنا علي بن موسى عن أبيه موسى عن أبيه **جعفر** عن أبيه محمد عن أبيه

---

[1]-صفة الجنة لأبي نعيم الأصفهاني، ذكر حلق أبواب الجنة، رقم: ١٨٥، دار المامون، دمشق۔

علی عن أبيه الحسين عن أبيه علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

من مر علی المقابر وقرأ "قل هو الله أحد" إحدی عشرة مرة ثم وهب أجره للأموات أعطی من الأجر بعدد الأموات۔ [۱]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے، وہ اپنے والد امام حسین رضی اللہ عنہ سے، امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے والد بزرگوار مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص قبرستان سے گزرے اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ایصال کرے اسے مردوں کی تعداد کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔"

حدیث-[23]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار کا نام

عبد الرزاق عن الثوری عن **جعفر** بن محمد عن أبيه قال:

كان إسم جارية النبی ﷺ خضرة وحماره يعفر وناقته القصواء وبغلته الشهباء وسيفه ذا الفقار۔ [۲]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیز کا نام خضرہ تھا، آپ کے دراز گوش کا نام یعفر تھا، آپ کی اونٹنی کا نام قصواء تھا، آپ کے خچر کا نام شہباء تھا اور آپ کی تلوار کا نام ذو الفقار تھا۔"

۱۔ من فضائل سورة الاخلاص وما لقارئها للحسن الخلال، ص ۱۰۱، رقم ۵۴، مکتبة لينة، القاهرة۔

۲۔ مصنف عبد الرزاق، کتاب الجهاد، باب اسم سيف رسول الله ﷺ الخ، رقم: ۱۰۳۸۹، دار التاصيل، القاهرة۔

حدیث-[24]

مظلوم کی بددعا سے بچو

حدثنا العباس بن محمد الدوری ثنا سعید بن سلیمان ثنا المنصور بن أبي الأسود حدثنا صالح بن حسان البصری عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جده عن علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ قال: قال لی رسول الله ﷺ:

یا علی! اتق دعوة المظلوم فانما یسأل الله، وإن الله لن یضیع الذی حق حقه۔[1]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

''اے علی! مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ وہ اللہ عزوجل سے سوال کرتا ہے اور اللہ عزوجل کسی حق والے کے حق کو ضائع نہیں فرماتا۔''

توضیح:

مظلوم کافر ہو یا مسلمان، فاسق ہو یا پرہیز گار۔ بددعا خواہ زبان سے ہو یا دل سے، خواہ آنکھوں کے آنسوؤں سے ہو، صبر کا گھونٹ پی جانے سے ان سب سے بچو۔ مظلوم جو رب سے فریاد کرتا ہے تو اپنا حق مانگتا ہے، رب تعالی کے ہاں ظلم نہیں، وہ عادل بادشاہ ہے، ہر حق والے کو اس کا حق دلواتا ہے خواہ جلدی سے یا دیر سے۔[2]

---

[1] ۔مساوی الأخلاق ومذمومها للخرائطی، باب ماجاء فی ظلم الناس والتعدی علیهم الخ، ج ۲، ص ۲۸۳، رقم: ۶۳۸، مکتبة السوادی، جدة.

[2] ۔مرأة المناجیح شرح مشکاة المصابیح؛ مفتی احمد یار خان نعیمی، ج:۶، ص:۵۲۹، نعیمی کتب خانہ، گجرات۔

حدیث-[25]

مریض کس طرح نماز ادا کرے؟

حدثنا إبراهيم بن محمد بن علي بن بطحا ثنا الحسين بن زيد ابن الحكم الحبري ثنا حسن بن الحسين العرني حدثنا حسين بن زيد عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن علي بن الحسين بن علي عن علي بن أبي طالب رضی اللہ عنہ عن النبي ﷺ قال:

يصلي المريض قائماً ان استطاع ،فإن لم يستطع صلى قاعداً فإن لم يستطع أن يسجد أومأ ،وجعل سجوده أخفض من ركوعه ،فإن لم يستطع أن يصلي قاعداً صلى على جنبه الأيمن مستقبل القبلة ،فإن لم يستطع أن يصلي على جنبه الأيمن صلى مستلقياً ورجلاه مما يلي القبلة ۔[1]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"بیمار شخص اگر کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتا ہو تو کھڑے ہو کر ادا کرے ورنہ بیٹھ کر ادا کرے، اگر وہ سجدہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اشارے کے ذریعے سجدہ کرے اور اس کا سجدہ رکوع سے زیادہ پست ہو، اگر وہ بیٹھ کر بھی نماز ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو پھر وہ اپنے دائیں پہلو کو قبلہ کی طرف کر کے نماز ادا کرے، اور اگر وہ دائیں پہلو کے بل بھی نماز ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ سیدھا لیٹ کر نماز ادا کرے اور اس کے دونوں پاؤں قبلہ کی سمت ہوں۔"

توضیح:

جو شخص بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو مثلاً کھڑے ہو کر پڑھنے سے ضرر (نقصان) لاحق ہوگا، یا مرض بڑھ جائے گا، یا دیر میں اچھا ہوگا، یا بہت

---

[1] سنن الدارقطني، كتاب الصلاة، ج:۲، ص:۱۶۹، رقم:۱۶۸۸، دار المعرفة بيروت۔

شدید درد نا قابل برداشت پیدا ہوجائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھے۔ اگر مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھے، خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر قبلہ رو منہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے، کیونکہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر اونچا کر لے کہ منہ قبلہ کو ہوجائے۔

تنبیہ:

مسلمان توجہ دیں! شریعت مطہرہ نے بعض نادر صورتوں کے علاوہ کسی حالت میں بھی نماز معاف نہیں کی بلکہ یہ حکم دیا کہ جس طرح ممکن ہو پڑھے۔ آج کل لوگوں کی یہ حالت دیکھی جارہی ہے کہ بخار آیا ذرا شدت ہوئی نماز چھوڑ دی، شدت کا درد ہوا نماز چھوڑ دی، کوئی پھوڑی نکل آئی نماز چھوڑ دی، یہاں تک کہ سر میں ہلکا سا درد ہوا یا ز کام ہوگیا تو نماز چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ جب تک اشارے سے بھی نماز پڑھ سکتا ہو اور نہ پڑھے تو انھیں وعیدوں کا مستحق ہے جو تارکین نماز (نماز چھوڑنے والوں) کے لیے وارد ہوئیں۔ العیاذ باللہ تعالی!

❁

حدیث-[26]

جمعہ کے دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے

وحدثني مالك عن **جعفر** بن محمد عن أبيه:

ان رسول الله ﷺ خطب خطبتين يوم الجمعة وجلس بينهما۔[1]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن دو خطبے پڑھے اور ان دونوں کے درمیان جلوس فرمایا (بیٹھے)۔

[1]۔ مؤطا مالك، كتاب الجمعة، باب القراءة في صلاة الجمعة الخ رقم ٢١، دار احياء التراث العربي۔

حدیث-[27]

حالت سفر میں روزہ رکھنے اورچھوڑنے کی اجازت ہے

حدثنا عبدالجبار بن العلاء حدثنا سفيان عن هشام بن عروة وحدثنا **جعفر** بن محمد حدثنا وكيع عن هشام ح وحدثنا محمد بن الحسن بن تسنيم أخبرنا محمد يعني إبن بكر أخبرنا شعبة عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة: أن حمزة بن عمرو الأسلمي رضی اللہ عنہ سأل النبي ﷺ عن الصوم في السفر، وكان رجلاً يسرد الصوم فقال النبي ﷺ:

أنت بالخيار، إن شئت فصم، وإن شئت فافطر۔[1]

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں وکیع رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی:

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا، اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مسلسل روزہ رکھتے تھے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو، اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔''

توضیح:

مسافر کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے، جب مسافر یا اس کے ساتھی کو روزہ رکھنے سے ضرر (نقصان) نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ روزہ رکھ لے اور اگر روزہ رکھنے سے مسافر کو یا اس کے ساتھی کو ضرر (نقصان) پہنچے تو نہ رکھنا بہتر ہے۔

اگر دن میں سفر کرنا ہو اور صبح صادق کے وقت مسافر شرعی نہ ہو تو دن میں سفر کرنے کی وجہ سے اس دن روزہ چھوڑنے کی اجازت نہیں بلکہ اس دن کا روزہ رکھنا ہوگا۔

[1] ۔صحیح ابن خزیمة، کتاب الصوم، رقم: ۲۱۱۰، دار التاصیل، القاھرة۔

حدیث-[28]

افطار کی دعا افطار کے بعد پڑھنی چاہیے

قال الحارث : حدثنا عبدالرحیم بن واقد حدثنا حماد بن عمرو ثنا السری بن خالد بن شداد عن **جعفر** بن محمد عن أبیه عن جده عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال لی رسول الله ﷺ:

یا علی! إذا کنت صائماً فی شهر رمضان فقل بعد إفطارك:

اللهم لك صمت وعلیك توكلت وعلی رزقك أفطرت ،یكتب لك مثل من كان صائماً من غیر أن ینقص من أجورهم شیئ-[1]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

''اے علی! جب تم رمضان کے مہینے میں روزہ رکھو تو افطار کے بعد یہ دعا پڑھو:

''اللهم لك صمت وعلیك توكلت وعلی رزقك أفطرت''

تمہیں تمام روزہ داروں کے مثل ثواب عطا کیا جائے گا ان کے اجر میں کمی کیے بغیر۔''

حدیث-[29]

زوال کے بعد نفلی روزہ توڑنے کی اجازت نہیں

عبدالرزاق عن ابن جریج قال أخبرنی **جعفر** بن محمد عن أبیه أن رجلاً أتی علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ فقال:

أصبحت ولا أرید الصیام ،فقال: أنت بالخیار بینك وبین نصف النهار ،فإن انتصف النهار فلیس لك أن تفطر-[2]

1- المطالب العالیة بزوائد المسانید الثمانیة لابن حجر ، كتاب الصیام ،رقم: ۱۰۶۳،دار العاصمة ،الریاض۔

2- مصنف عبدالرزاق، كتاب الصیام ،رقم: ۶۹۲۲، دار التاصیل ،القاهرة۔

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا:

''صبح کے وقت میرا روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا۔''

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''نصف النہار (زوال) تک تمہیں اس بارے میں اختیار ہے، اگر نصف النہار (زوال) ہوگیا تو پھر تمہیں اختیار نہیں رہے گا کہ تم روزہ توڑ دو۔''

حدیث-[30]

صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے

أخبرنا أحمد قال: حدثنا المزني قال: حدثنا الشافعي رحمه الله عن إبن أبي يحيى عن **جعفر** بن محمد عن أبيه أن رسول الله ﷺ فرض زكاة الفطر على كل حر وعبد، ذكر أو أنثى۔ [1]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر (مسلمان) آزاد و غلام، مرد و عورت پر صدقہ فطر کو واجب قرار دیا۔

توضیح:

صدقہ فطر ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو مالک نصاب ہو اور اس کا نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔[2] مالک نصاب شخص اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے۔

1- السنن المأثورة للشافعي، كتاب الزكاة، باب ما جاء في صدقة الفطر، رقم: ۳۷۷، دار المعرفة۔

2- الدر المختار، كتاب الزكوة، باب صدقة الفطر، ج: ۳، ص: ۳۶۵۔

حدیث-[31]

حضور ﷺ نے کتنے حج کیے؟

حدثنا عبدالله بن الحكم بن أبي زياد القطواني راهب الكوفة حدثنا زيد بن الحباب حدثنا سفيان الثوري **ح** وحدثنا أحمد بن يحيى الصوفي حدثنا زيد حدثني سفيان الثوري عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبدالله رضی اللہ عنہ، أن رسول الله ﷺ حج ثلاث حجج، حجتين قبل أن يهاجر، وحجة بعدما هاجر معها عمرة، وقال أحمد بن يحيى: وحجة قرن معها عمرة.[١]

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
اللہ کے رسول ﷺ نے تین حج کیے،
دو حج ہجرت سے پہلے اور ایک حج ہجرت کے بعد عمرہ کے ساتھ کیا۔
احمد بن یحیی کہتے ہیں:
''ایک حج عمرہ کے ساتھ ملا کر کیا۔''

۞

حدیث-[32]

طواف میں رمل کرنا سنت ہے

وحدثني أبو الطاهر أخبرنا عبدالله بن وهب أخبرني مالك وابن جريج عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبدالله رضی اللہ عنہ أن رسول الله ﷺ رمل الثلاثة أطواف من الحجر إلى الحجر.[٢]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:

١۔ صحيح ابن خزيمة، كتاب المناسك، باب ذكر عدد حج النبي ﷺ، رقم: ٣١٣٥، دار التاصيل، القاهرة.
٢۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، رقم: ١٢٦١، دار طيبة، الرياض.

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل[۱] فرمایا۔

حدیث-[33]

رکن یمانی کو چومنے کی فضیلت

حدثني أحمد بن صالح قال: حدثنا جعفر بن محمد عن أبيه **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جده عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لأبي هريرة: يا أبا هريرة! إن على الركن اليماني ملكاً منذ خلق الله عز وجل الدنيا إلى يوم يرفع البيت، يقول لمن استلم وأومأ بيده فقال:

"ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار".

قال الملك: آمين، وتأمين الملائكة إجابة.[۲]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"اے ابو ہریرہ! رکن یمانی پر ایک فرشتہ مقرر ہے، جو دنیا کی پیدائش سے ہے اور بیت اللہ شریف کے اٹھائے جانے تک رہے گا، وہ فرشتہ رکن یمانی کو چومنے یا ہاتھ سے اشارہ کرکے:

"ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار"

پڑھنے والے کی دعا پر "آمین" کہتا ہے اور فرشتوں کا (کسی دعا پر) "آمین" کہنا دعا کی قبولیت کا سبب ہے۔"

۱۔ طواف کے ابتدائی تین پھیروں میں اکڑ کر شانے (کندھے) ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے قدرے (تھوڑا) تیزی سے چلنا "رمل" کہلاتا ہے۔ (رفیق الحرمین، ص ۵۸، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

۲۔ أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه للفاكهي، رقم: ۱۴۹، دار خضر، بيروت.

حدیث-[34]

صفا ومروہ کی سعی میں کیا پڑھے؟

أخبرنا عمر بن سعید بن سنان بمنبج ،قال: أخبرنا أحمد بن أبي بکر عن مالك عن **جعفر** بن محمد عن أبیه عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه أن رسول الله ﷺ کان إذا وقف علی الصفا یکبّر ثلاثاً ویقول:

"لا إله إلا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شيء قدیر"

یصنع ذلك ثلاث مرات، ویدعو ،ویصنع علی المروة مثل ذلك ۔[1]

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی الله عنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صفا پر کھڑے ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر (الله أکبر) کہتے اور فرماتے:

"لا إله إلا الله وحده لا شریك له الملك وله الحمد وهو علی کل شيء قدیر"

یہ عمل تین مرتبہ کرتے اور دعا فرماتے ،اور مروہ پر بھی اسی طرح کرتے تھے۔

حدیث-[35]

حج کے درمیان حیض ونفاس شروع ہوجائے تو کیا کرے؟

حدثنا أبو غسان محمد بن عمرو حدثنا جریر بن عبد الحمید عن یحیی بن سعید عن **جعفر** بن محمد عن أبیه عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما في حدیث أسماء بنت عمیس حین نفست بذی الحلیفة بالبیداء أن رسول الله ﷺ أمر أبابکر رضی الله عنه فأمرها أن تغتسل وتهل ۔[2]

---

[1] ۔الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان. کتاب الحج رقم: ۳۸۴۲ ،مؤسسة الرسالة ،بیروت)

[2] ۔صحیح مسلم، کتاب الحج ،رقم: ۱۲۱۰، دار طیبة، الریاض۔

ترجمہ:

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں:

کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو مقام ذوالحلیفہ میں (محمد بن ابوبکر) کی ولادت سے نفاس شروع ہوگیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''انہیں کہو کہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔''

توضیح:

یعنی نفاس نہ تو احرام سے مانع ہے نہ ادائے حج وعمرہ سے، صرف طواف ممنوع ہے کہ وہ مسجد میں ہوتا ہے اور نفساء کو مسجد میں آنے کی اجازت نہیں اور احرام کے وقت یہ عورت نفل نہ پڑھے کہ نفاس میں نماز پڑھنا حرام ہے۔[1]

حدیث-[36]

آئینہ دیکھ کر کیا پڑھے؟

أخبرنا أبو القاسم أنا أحمد نا عبد الله نا علي بن شعيب نا إبن أبي فديك قال: بلغني عن **جعفر** بن محمد عن أبيه قال: كان رسول الله ﷺ إذا نظر فى المرأة قال:

ألحمد لله الذى حسن خلقي وخلقي وزان مني ما شان من غيرى.[2]

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ پڑھتے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی حَسَّنَ خُلُقِی وَخَلْقِی وَزَانَ مِنِّی مَا شَانَ مِنْ غَیْرِی۔''

---

[1] مرأة المناجيح شرح مشكاة المصابيح، مفتی احمد یار خان نعیمی، ج ۴، ص ۱۱۴، نعیمی کتب خانہ، گجرات۔

[2] شعب الایمان للبیہقی، رقم: ۴۴۵۹، دار الكتب العلمية، بيروت۔

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے میری صورت اور سیرت کو خوبصورت بنایا اور اور میرے ذریعے ان چیزوں کو مزین فرمایا جسے دوسروں کے افعال و کردار نے برا بنا دیا تھا۔

حدیث-[37]

حسن و جمال اور سبزہ دیکھنے کا فائدہ

أخبرنا أبو إسحاق إبراهيم بن سعيد الحبّال، بالفسطاط، قال: أخبرنا أبو علي صالح بن إبراهيم بن محمد بن صالح الرشديني قراءةً عليه، قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن الحسن بن إسحاق بن عتبة الرازي قال: حدثنا أبو بكر عبيد الله بن محمد بن عبد العزيز العمري قال: حدثنا إسماعيل بن أبي أويس قال: حدثني محمد بن إسماعيل بن أبي فديك عن **جعفر** بن محمد عن أبيه عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال:

قال رسول الله ﷺ:

النظر إلى الخضرة يزيد في البصر، والنظر إلى المرأة الحسناء يزيد في البصر۔[1]

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''سبزے کو دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے اور خوب صورت عورت کو دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے۔''

توضیح:

بیوی کا حسن و جمال آنکھ کو غیر کی طرف اٹھنے سے روکتا ہے یوں بصیرت کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور خواہشات کی تاریکی سے امن ملتا ہے۔ روایت میں موجود لفظ ''مرأة''

---

[1]۔أحاديث الشيوخ الثقات الشهير بالمشيخة الكبرى للقاضي المارستان. أبو إسحاق الحبال، ج:۲، ص: ۹۳۹،۲۶۷، دار عالم الفوائد، مكة المكرمة۔

(عورت) سے "حلیلہ" (بیوی) مراد ہے نہ کہ اجنبیہ (غیر محرم) کیونکہ اجنبیہ کی طرف دیکھنے سے جس طرح بصیرت کمزور ہوتی ہے اسی طرح نظر بھی کمزور ہوتی ہے۔[۱]

حدیث-[38]

تین طلاق سے نکاح ختم ہو جاتا ہے

أخبرنا أبوعبدالله الحافظ نا أبومحمد الحسن بن سليمان الكوفى ببغداد نا محمد بن عبدالله الحضرمى نا إسماعيل بن بهرام نا الأشجعى عن بسام الصيرفى قال: سمعت **جعفر** بن محمد يقول:

من طلق إمرأته ثلاثاً بجهالة أو علم فقد بانت منه ۔[۲]

ترجمہ:

حضرت بسام صیرفی کہتے ہیں:

میں نے حضرت جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

"جو اپنی بیوی کو دانستہ یا نادانستہ تین طلاق دے تو وہ اس سے جدا ہوگئی۔ (اس کے نکاح سے نکل گئی)۔"

حدیث-[39]

متعہ زنا ہے

أخبرنا أبوعبدالله الحافظ أنبأ أبومحمد الحسن بن سليمان الكوفى ببغداد ثنا محمد بن عبدالله الحضرمى ثنا إسماعيل بن إبراهيم ثنا الأشجعى عن بسام الصيرفى قال: سألت **جعفر** بن محمد عن المتعة فوصفتها فقال لى: ذلك الزنا ۔[۳]

---

[۱] -فيض القدير شرح الجامع الصغير للمناوى، تحت الحديث: ۹۳۲۱، دار الكتب العلمية، بيروت.

[۲] -السنن الكبرى للبيهقى، كتاب الخلع والطلاق، رقم: ۱۳۹۹۰، دار الكتب العلمية، بيروت.

[۳] -السنن الكبرى للبيهقى، كتاب النكاح، رقم: ۱۴۱۸۲، دار الكتب العلمية، بيروت.

ترجمہ:

حضرت بسام صیرفی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر بن محمد صادق رضی اللہ عنہ سے متعہ کے بارے میں سوال کیا اور متعہ کو بیان کیا تو آپ نے فرمایا:

''متعہ زنا ہے۔''

حدیث-[40]

مرتد کا ذبیحہ جائز نہیں

أخبرنا أبوبکر الاردستانی أنبأ أبو نصر العراقی ثنا سفیان بن محمد الجوھری ثنا علی بن الحسن ثنا عبداللہ بن الولید ثنا سفیان حدثنی **جعفر** عن أبیہ عن علی رضی اللہ عنہ أنہ قال:

لایذبح نسیکة المسلم الیھودی والنصرانی۔[1]

ترجمہ:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان کی قربانی ہرگز یہودی اور نصرانی ذبح نہ کرے۔''

المختار پبلی کیشنز مالیگاؤں

[1]۔السنن الکبری للبیھقی، کتاب الضحایا، رقم: ۱۹۱۲۶، دار الکتب العلمیة، بیروت۔

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اکابر ائیمہ دین کی ترجمہ ہونے والی اہم اربعینات:

1- ''اربعین تصوف'' (کتاب الاربعین فی التصوف)؛
امام سلمی شافعی (م:412ھ)؛ مترجم: علامہ عبد المالک مصباحی۔

2- ''اربعین حسن معاشرت'' (کتاب الاربعین فی تصحیح المعاملة)؛
امام ابو القاسم عبد الکریم قشیری (م:465)؛ مترجم: مفتی خالد کمال اشرفی مصباحی

3- ''اربعین امام آجری'' (الاربعین فی الحدیث)؛
امام ابو بکر آجری بغدادی [م:360ھ] مترجم: مولانا دانش مصباحی رام پوری

4- ''اربعین امام النسوی'' (الاربعین فی الحدیث)؛
امام الحسن بن سفیان النسوی (م:303ھ)؛ مترجم: مفتی عبد الخبیر اشرفی مصباحی۔

5- ''اربعین صوفیہ'' (الاربعون الصوفیه)؛
امام ابو سعد احمد بن محمد مالینی ہروی [م:412ھ]؛ مترجم: مولانا میزان الرحمن علائی اشرفی۔

6- ''اکرام مسلم'' (اربعون حدیثا فی تعظیم المسلم و الزجر عن سبه)؛
امام حافظ ابن الحجر عسقلانی [م:852ھ]؛ مترجم: مولانا محمد عطاء النبی مصباحی۔

7- ''رحم دلی کے محاسن'' (الاحادیث الاربعین فی فضل الرحمة و الراحمین)
امام محمد ابن طولون حنفی دمشقی [م:953ھ]؛ مترجم: مولانا محمد قمر مصباحی جونپوری

8- ''اربعین امام غیطی'' (اربعون حدیثا فی تارك الصلاة و مانع الزكاة والامر بالمعروف و النهی عن المنكر و الوصیة بالجار)
امام نجم الدین محمد الغیطی الشافعی [م:984ھ]؛ مترجم: مولانا محمد اعظم مصباحی۔

9- ''اربعین احادیث قدسی'' (الأحادیث القدسیة الأربعینیة)؛
امام ملا علی قاری حنفی (م:1014)؛ مترجم: مولانا اشرف رضا ہاشمی اشرفی نجمی۔

10- ''اربعین فضائل فقراء'' (الاربعین فی فضائل الفقراء)
امام مسجد حرم ابو سعید احمد بن ابو الحسن طوسی؛ مترجم: مولانا محمد اختر رضا مصباحی۔

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن
کے زیر اہتمام ترتیب پانے والے جدید اربعینات

1-اربعین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ: مرتب وجامع: بشارت علی صدیقی اشرفی۔
2-اربعین فضائل حیا: مرتب وجامع: بشارت علی صدیقی اشرفی۔
3-اربعین فضائل سخاوت: مرتب وجامع: مولانا عبدالقدوس مصباحی۔
4-اربعین حفظ قرآن: مرتب وجامع: مولانا قاری سلیم صفدر قادری۔
5-اربعین حسن قراءت: مرتب وجامع: مولانا قاری سلیم صفدر قادری۔
6-اربعین تدبر قرآن: مرتب وجامع: مولانا توحید احمد علیمی طرابلسی۔
7-اربعین تمسک بالقرآن: مرتب وجامع: مولانا فضل الرحمن مصباحی۔
8-اربعین اورادواذکار حضرت علی رضی اللہ عنہ: مرتب وجامع: بشارت علی صدیقی اشرفی۔
9-اربعین سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا: مرتب وجامع: سیدہ مستورہ خدانمائی۔
10-اربعین اہل بیت اطہار: مرتب وجامع: پروفیسر سیدہ مستورہ خدانمائی۔
11-اربعین فضائل فقہ وفقہاء: مرتب وجامع: بشارت علی صدیقی اشرفی۔
12-اربعین خصائص امت محمدیہ: مرتب وجامع: مولانا رئیس اختر مصباحی۔
13-اربعین امام حسن بصری: مرتب وجامع: مولانا اشرف رضا ہاشمی اشرفی نجمی۔
14-اربعین امام عبداللہ بن مبارک: مرتب وجامع: مولانا اشرف رضا ہاشمی اشرفی نجمی۔
15-اربعین فضائل تقوی: مرتب وجامع: مولانا اشرف رضا ہاشمی اشرفی نجمی۔
16-اربعین فضائل انصار: مرتب وجامع: مولانا محمد اعظم مصباحی۔
17-اربعین خصائص عرب: مرتب وجامع: مولانا محمد اعظم مصباحی۔
18-اربعین صفات نفاق ومنافقین: مرتب وجامع: بشارت علی صدیقی اشرفی۔
19-اربعین خدمت خلق: مرتب وجامع: بشارت علی صدیقی اشرفی۔
20-اربعین حیات عیسی علیہ السلام: مرتب وجامع: مولانا عبدالقدوس مصباحی۔